خواب آنکھوں میں ٹوٹ جاتے ہیں پر معروف شاعر پروفیسر انور مسعود کا تبصرہ

پردیس میں بیٹھ کر اپنے وطن کی زبان میں تخلیقی اظہار کی لگن کو زندہ رکھنا حب وطن کے اظہار کا انتہائی لطیف اور خوبصورت پیرایہ ہے۔ اردو اس وقت بولنے والے کی تعداد کے لحاظ سے دنیا کی تیسری بڑی زبان ہے۔ اس عظیم اور موقر زبان کی سخن گوئی کی روایت کے تسلسل میں شامل ہونا بذات خود بڑے افتخار کی بات ہے۔ اس اعتبار سے سہیل احمد لون کا یہ مجموعہ کلام بہت لائق تحسین ہے۔

جب یہ کتاب مجھے موصول ہوئی تو سرورق پر لکھے پہلے شعر نے فوری طور پر مجھے اپنی گرفت میں لے لیا۔

اشک جب حوصلہ گھٹاتے ہیں   خواب آنکھوں میں ٹوٹ جاتے ہیں

یہ شعر پڑھتے ہی مجھے ایک دانشور کا قول یاد آیا کہ رونے اور گریہ زاری سے جرات کا گراف گرنے لگتا ہے۔ اور ہمت پست ہو کر رہ جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں خواب تعبیر آشنا نہیں ہو پاتے۔ اور ولولے سکڑ اور سمٹ جاتے ہیں۔ بلاشبہ سہیل احمد لون نے اس شعر کی وساطت سے ایک عالمگیر سچائی کو بڑے سلیس انداز میں قلمبند کر دیا ہے۔ سہیل نے جو نعت لکھی ہے اس کے ایک مصرے میں آنحضورﷺ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے ایک بنیادی حقیقت کا تذکرہ کیا ہے کہ......

نہیں صبر میں ان کا کوئی بھی ثانی

وتواصوبالحق وتواصوباصبر...... کے قرآنی فرمان کی روشنی میں یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ حق وصداقت کی بات کی جائے تو صبر کے مرحلے شروع ہو جاتے ہیں۔انسانی تاریخ ک ایہ کتنا بڑاالمیہ ہے کہ لوگ ان کے سفاک دشمن بن گئے جولوگوں کی بھلائی چاہتے تھے۔آپ ﷺ نے دشمنوں کی ستم رانیوں اور اذیت رسانیوں کا مقابلہ جس حسن تحمل اور صبر جمیل سے کیا اسکی کوئی مثال نہیں ملتی۔اسی صبر کے نتیجے میں آپکو وہ عظمت ورفعت اورتوفیق حاصل ہوئی کہ آپ تاریخ کے کامیاب ترین انسان پاتے ہیں۔

اور بعد از میں سمجھتا ہوں کہ سہیل نے مکروہ رویوں کی اس دنیا میں حقائق اور صداقتوں کی ترجمانی کو اپنا شعار بنا رکھا ہے۔اب یہ کتنی بڑی حقیقت ہے کہ

وقت پر اسقدر گمان نہ کر　　　وقت تو ایک سا نہیں رہتا

غزل سہیل احمد کی نمائندہ صنف سخن ہے جو غم جاناں کی تلخیوں سے لبریز ہے۔درد فراق کی دہائی دیتی ہوئی یہ غزل,انسان کی بے توقیری,نفسانفسی,اور مثبت قدموں کی پامالی کا نوحہ بھی ہے۔اس کی نظموں سے بھی بیشتر یہی نالہ وشیون سنائی دیتا ہیں۔

سہیل کی شاعری میں ارض وطن کی زبوں حالی کا دکھ چونک چونک پڑتا ہے۔جس میں حالات حاضرہ کو کئی سال ہو گئے ہیں۔جسے کرپشن کی دیمک چاٹتی چلی جارہی ہے۔جسے امریکی کنکشن نے نڈھال کر رکھا ہے۔جہاں حکمران عوام سے غافل اور عوام حکمرانوں سے خفا ہیں۔ضابطے انحراف کی زد میں ہیں اور ظلم واستحصال کی رسم وروش ختم ہونے کو نہیں آتی۔

سہیل نے شاعری کے پرچم پر درس حق گوئی,درس محبت,درس وفا اور درس اعتدال کے نعرے درج کر رکھے ہیں۔فنی اعتبار سے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کی غزلوں کی بحریں بھی اعتدال کی مظہر ہیں۔ نہ زیادہ طویل ہیں اور نہ زیادہ مختصر......!اسکی سادہ بیانی ہنر مندی سے مربوط ہے۔سادگی ہی اس کا طرہ امتیاز ہے۔سادہ سادہ لفظوں میں وہ بڑے پتے کی باتیں کہہ جاتا ہے۔

سہیل کا مجموعہ کلام تنوع اور ورائٹی کے اعتبار سے بھی ایک انفرادیت کا حامل ہے۔ اسکے دستر خوان سخن پر رنگا رنگ ادبی ذائقے جمع ہو گئے ہیں۔ اس کے ہاں غزل بھی ہے، نظم بھی ہے، گیت بھی ہے اور مزاحیہ لہجہ بھی...... اسکے علاوہ پنجابی کلام بھی ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ نثر کے ایسے ایسے نمونے بھی ہیں جنہیں انشائے لطیف بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ نثر پارے خیال انگیز بھی اور مطالعیت کے قابل بھی ہیں اور حقائق کی خوبصورت ترجمانی بھی......!

میں سہیل احمد لون کو اس مجموعے کی اشاعت پر تہ دل سے مبارک باد دیتا ہوں۔ مجھے امید واثق ہے کہ مزید مشق سخن اور محنت و ریاضت اسکے رنگ سخن کو ایک منفرد پہچان کے مرتبے پر فائز کر دے گی۔ اسکے اسلوب سخن کے چند ایک نوادرات پیش کر کہ اجازت چاہوں گا۔ ملاحظہ فرمائیے۔

وہ زمیں ہو کہ آسمان سہیل
میں کسی چیز میں سمایا نہیں

عمر گزری تمہاری سوچوں میں
اپنا اک پل بھی رائیگاں نہ ہوا

جب رویے سمجھ میں آ جائیں
پھر کسی سے گلہ نہیں رہتا

جسم پر اوڑھ کر در و دیوار
میں رہا اپنے ہی مکان میں گم

بس یہی اعراض ہے مجھ کو
تم نے مجھ سے غلط بیانی کی

یہ ہوائے فراق کا جھونکا
زندگی کا دیا بجھا دے گا

رہتا نہیں یقین مجھے اپنے وجود کا
وہ مجھ کو دیکھتا نہیں جب دیکھتے ہوئے

پہلے ہم کتنے صاف ہوتے تھے
کب کسی کے خلاف ہوتے تھے

تیری گلیوں میں آتے جاتے تھے
تیری گلیوں میں آتے جاتے ہیں

ہم نے انسان سے محبت کو بنایا منشور
زندگی ہم نے گزاری اسی معیار کے ساتھ

یہ مضمون پاکستان کے معروف شاعر جناب پروفیسر انور مسعود صاحب نے لندن میں ۱۸ فروری ۲۰۱۱ء کو سہیل احمد لون کے پہلے مجموعہ کلام ,خواب آنکھوں میں ٹوٹ جاتے ہیں, کی تقریب رونمائی کے موقع پر سامعین اور حاضرین کے گوش گزار کیا۔اس تقریب میں وہ مہمان خصوصی بھی تھے۔اور خصوصی طور پر سہیل احمد لون کی دعوت پر برطانیہ تشریف لائے۔جس پر کتاب کے مصنف سہیل احمد لون نے ان کا اس تقریب میں تہہ دل سے شکریہ ادا بھی کیا۔